جلد ۳۴ | ۲ ماہ تبلیغ ہش ۱۳۲۵ | ۲۹ صفر ۱۳۶۵ھ | ۲ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۹

اسلام کی زندگی کیلئے اسلام کے شیدائیوں کی ضرورت

انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اندر اللہ تعالےٰ کی صفات پیدا کرے۔ یہ صفات پیدا کرنے کا نام ہی تقویٰ ہے۔ اللہ تعالےٰ کو جب دین اسلام پسند ہے۔ تو ہر وہ شخص جو فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اسلام سے محبت کرے۔ اور اسلام کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ وہ پیش کرنے کے لئے تیار رہے۔ آج اسلام کی زندگی کے لئے اسلام کے شیدائیوں سے وقف زندگی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت فوری طور پر بیرونی ممالک کے لئے دس مبلغین کی ضرورت ہے۔ ہر وہ شخص جو زندگی وقف کر چکا ہو۔ اور اپنے آپکو اس کا اہل سمجھتا ہو۔ کہ وہ بیرون ہند جاکر تبلیغ کر سکیگا۔ وہ اطلاع دے۔ مولوی فاضل ہوں۔ تو بہت اچھا ہے۔ قرآن مجید باترجمہ۔ کچھ حدیث اور کچھ عربی جاننے والے احباب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھی پڑھی ہوں۔ اور وہ میٹرک پاس بھی ہوں۔ بیرونی ممالک کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر سکتے ہیں۔

بیرون ہند میں احمدی مدرسین کی بھی ضرورت ہے۔ جو ٹرینڈ ہوں۔ S.A.V. یا B.T. احباب کے لئے نادر موقعہ ہے تنخواہیں بھی معقول ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے بھی مواقع مل سکیں گے۔ (انچارج تحریک جدید)

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بھی خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھا۔ اور نماز پڑھائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سردرد اور دوران سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب خان بہادر چودہری ابوالہاشم خانصاحب آج دوپہر کی گاڑی سے لاہور سے واپس آگئے بیماری میں تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا دعائے صحت کیجائے

قاضی محمد رشید صاحب سی۔ جی۔ او سکنہ دارآباد کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

آج قادیان کے پولنگ سٹیشن پر تحصیل بٹالہ کے امیدوار جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے حق میں قادیان کے دیہاتی حلقہ کے ووٹروں نے ووٹ ڈالے۔ اس بارے میں کسی قدر مفصل اطلاع صـ۲ پر ملاحظہ ہو۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

ایک روشن حقیقت کا افسوسناک انکار

(از ایڈیٹر)

نبوت کو خدا تعالےٰ نے اپنی سب سے بڑی نعمت بتایا - اور دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے - لیکن افسوس اور ہزار افسوس ان لوگوں کی حالت پر - جو ایک طرف تو یہ شور مچا رہے ہیں - کہ مسلمان کہلانے والوں کے پاس نہ دین رہا - نہ دنیا اور دوسری طرف کھلم کھلا یہ تسلیم کر رہے ہیں - کہ عام لوگ تو الگ رہے اپنے آپ کو العلماء ورثۃ الانبیاء - اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق بتانے والے بھی شرمن تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے ہیں - مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے - کہ

"رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا - دین حق کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا - نبوت پر مہر لگا دی گئی - اور خدا کی شریعت کو علماً اور عملاً محفوظ کر دیا گیا" (کوثر یکم فروری صفحہ ۲ کالم اول)

حالانکہ معمولی عقل و فکر کا انسان بھی دیکھ اور سمجھ سکتا ہے - کہ جب دنیا میں ضلالت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا - جب دین حق پس پشت ڈال کر کفر اور معصیت میں غوطہ زنی بند نہیں ہوئی - جب خدا کی شریعت کا استخفاف اور اس پر عمل نہ کرنے پر اصرار ختم نہیں ہوا - بلکہ سابقہ تمام زمانوں سے زیادہ زوروں پر ہے - تو پھر یہ کیا اندھیر ہے - کہ ہدایت اور رشد کا سلسلہ منقطع ہو جائے - بندوں کو اپنے خالق و مالک کا پتہ بتانے والوں کا آنا بند ہو جائے - سیاہ کاریوں اور بدبختیوں کے گڑھے سے نکال کر خدا تعالےٰ کی رضا کے مقام پر پہنچانے والوں کی راہ نمائی سے دنیا کو محروم کر دیا جائے - حالانکہ اسلام نے جو زندہ اور قیوم خدا پیش کیا ہے - اس کی شان کریمی اور رحیمی کے نظارے دنیا نے اس وقت بھی دیکھے - جب گمراہی اور ضلالت موجودہ زمانے کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی نہ تھی - اگر اسلام کی یہ تعلیم درست ہے اور یقیناً درست ہے - کہ ہر گمراہی اور ضلالت کے زمانہ میں خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مامور اور مرسل مبعوث فرماتا رہا ہے - اور اگر اسلام کا یہ دعویٰ صحیح ہے - اور یقیناً صحیح ہے - کہ خدا تعالےٰ کی کوئی صفت بھی کبھی بیکار نہیں ہو سکتی - بلکہ ضرورت کے وقت ضرور اپنا جلوہ دکھاتی ہے - تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے - کہ موجودہ زمانہ جو گمراہی اور بے دینی کے لحاظ سے اپنی مثال نہیں رکھتا - اور جبکہ وہ لوگ جن کے بھروسہ پر رسالت ایسی نعمت کا انکار کیا جا رہا ہے - اور جو اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں - تو خدا تعالےٰ کسی مامور اور مرسل کو مبعوث نہ فرمائے - اور ساری کی ساری دنیا کو ہمیشہ کے لئے شیطان کے حوالے کر دے حاشا وکلا -

یہ کیسی صاف کیسی واضح اور کیسی روشن حقیقت ہے - مگر ہائے افسوس اس کا انکار وہ لوگ کرتے ہیں - اور اسی سانس میں کرتے ہیں - جبکہ وہ عام مسلمانوں کی جہالت اور علماء کی گمراہی کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچ رہے ہوتے ہیں :-

"علماءِ کرام خواہ کسی صنف سے تعلق رکھتے ہوں - وہ صرف جمہور کے مقاصد کا آلہ کار بن کر رہ گئے ہیں - اب جہلاء پہلے فیصلہ کرتے ہیں - اور بعد میں علماء اس پر مہر تصدیق ثبت کر کے کہتے ہیں - کہ یہی اسلام کا فیصلہ ہے - پھر جمہور میں جب دنیوی مقاصد کے لئے چپقلش ہوتی ہے - تو علماء بھی ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جاتے ہیں - اور یہ حالات کا قدرتی نتیجہ ہے - جب علماء کرام نے اپنا منصب اقامتِ دین ترک کر دیا - اور عوام کو حق دے دیا کہ وہ معاملاتِ زندگی کا فیصلہ کریں - تو علماء کا مصرف بھی صرف تائید و توثیق ہونا چاہئے - پہلے وُہ امراء و سلاطین کی خواہشات کی نفس کے سائیس تھے - اب عوام کے اغراض و مقاصد کے چھکڑے پر کھڑے ہٹو بچو کی صدا لگا رہے ہیں - کاش علماء سوچتے - کہ وہ کیا کر رہے ہیں - اور انہیں کیا کرنا چاہئے تھا -

("کوثر" یکم فروری صفحہ ۲ کالم ۳)

جب ہر صنف کے علماء ملک کی یہ حالت ہو چکی ہے - تو فرمایئے آپ کے ان الفاظ پر کون کان دھرے گا - کہ "کاش علماء سوچتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں - اور انہیں کیا کرنا چاہئے" - اور کیوں آپ ان علماء کو چھوڑ کر خدا تعالےٰ سے لو نہیں لگاتے - اور اس کے مامور و مرسل کو قبول نہیں کرتے -

تحصیل بٹالہ کے پولنگ کا پہلا دن

آج تحصیل بٹالہ کے حلقہ کے پولنگ کا پہلا دن تھا - پولنگ تین مقامات پر ہوئی یعنی قادیان دیہاتی حلقہ بٹالہ دیہاتی حلقہ اور ڈیرہ بابا نانک کی ذیل اور والی - خدا کے فضل سے بحیثیت مجموعی چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو ہماری توقع سے زیادہ ووٹ ملے - مگر بہت کچھ آنے والے دنوں کے نتیجہ پر دارومدار ہے - احباب اپنی دعا اور جدوجہد کو جاری رکھیں - بلکہ آنے والے دنوں میں آگے سے بھی بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے -

تحصیل لائلپور کی جماعتوں کیلئے ایک ضروری اعلان

قادیان یکم فروری - انتخاب امیدواران کے تسلسل میں تحصیل لائلپور کے متعلق سابقہ ہدایات جو جماعتہائے احمدیہ کو دی گئی ہیں - وہ منسوخ کی جاتی ہیں - تمام احباب ملک رب نواز خان صاحب ٹوانہ کی ہر ذریعہ سے مدد کریں - اس بارہ میں تاریں دی جا چکی ہے - جس جماعت کو سب سے پہلے اطلاع پہنچے - اس کا فرض ہے کہ خاص انتظام کے ماتحت تمام جماعتوں کو فوراً اطلاع دے - احباب کو تاکید ہے - کہ وہ ملک صاحب کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں - پوری جدوجہد سے کام لیا جائے -

(ناظر امور عامہ قادیان)

واقفین کے لئے تعلیمی کورس

تمام ان واقفین زندگی کیلئے جنکو ابھی منتخب نہیں کیا گیا - مندرجہ ذیل کتب کا کورس حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے مقرر کیا گیا ہے - کورس کی میعاد ۶ ماہ ہے - اس میعاد کے بعد امتحان لیا جائیگا - یعنی اگست ۱۹۴۶ء کے پہلے ہفتہ میں -

(۱) قرآن کریم کے ابتدائی دس پارے با ترجمہ - (۲) حقیقۃ الوحی (۳) ازالہ اوہام (۴) نزول المسیح - (۵) ایک غلطی کا ازالہ (۶) آئینہ کمالات اسلام - (۷) حقیقۃ النبوۃ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (۸) سلسلہ عالیہ احمدیہ - (مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

(انچارج تحریک جدید)

اساتذہ اور طلباء کو قیمتی نصائح

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی نہائت عالمانہ تقریر

۱۲ جنوری - بعد نماز ظہر جامعہ احمدیہ میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم - اے ناظر تعلیم و تربیت کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا - جس میں جملہ احمدیہ مدارس کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ ڈی - اے - وی ہائی سکول کے بعض اساتذہ اور طلباء نے بھی شرکت کی - انسپکٹران تعلیم بھی جو مدارس قادیان کا معائنہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے شریک ہوئے۔

معلم نہیں متعلم

سوا تین بجے جناب چودہری صاحب نے تقریر شروع کی - جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی - اس تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے

آپ نے فرمایا میں اپنی عمر کا اکثر حصہ شاگرد ہی رہا ہوں - معلم بننے کا اتفاق مجھے بہت کم ہوا ہے - اس لئے میں معلم کی حیثیت سے تو نہیں بلکہ محض پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ اور اپنے محترم استاد مولوی ابو العطاء صاحب کے ارشاد کے ماتحت کچھ کہنا چاہتا ہوں - انہوں نے مجھے اس مضمون پر تقریر کے لئے کہا - میں کچھ تو ادب سے اور کچھ اس لئے کہ شائد وہ میری اس تقریر کو میری تعلیم کا حصہ سمجھتے ہوں انکار نہ کر سکا - اور آج طریقہ تعلیم کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

انسان کا بلند مقصد

ہر مضمون پر غور اپنے نقطۂ نگاہ سے کیا جاتا ہے - اور یہ بات کہ ہم اس مقام پر جو شہر کی خصوصیات کے بہ نسبت جنگل کی خصوصیات زیادہ رکھتا ہے تعلیم جیسے اہم نقطۂ نگاہ پر غور کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں بتاتی ہے کہ انسان کا مقصد بہت بلند ہے قرآن کریم میں آتا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں بنایا ہے - اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتیں اور استعدادیں ودیعت کی ہیں - ہر انسان کے اندر اس کے ظرف کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا ظل یا خلاصہ رکھا ہوا ہے - ہر انسان جب وہ کوئی کام کر رہا ہوتا ہے - اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کا مظہر ہوتا ہے - ایک کاریگر جب کام کر رہا ہوتا ہے - تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی صفت صانع کے ماتحت ہوتا ہے - جب ایک طبیب یا ڈاکٹر مریض پر اپنا کام کر رہا ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی صفت شافی کے ماتحت ہوتا ہے - غرض ایک تاجر ایک وکیل ایک تجار اللہ کی ایک ایک صفت کا مظہر ہوتا ہے۔

معلم کا درجہ

اسی طرح معلم بھی اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے - لیکن ایک معلم بمقابلہ دوسرے پیشوں کے اللہ تعالیٰ کا زیادہ مظہر ہوتا ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی معلم ہے - جیسا کہ قرآن کریم ہی علمک مالم تکن تعلم کہ اے رسول تجھے وہ کچھ سکھایا - جو تو نہیں جانتا تھا - نیز فرمایا علم الانسان مالم یعلم کہ انسان کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو اسے معلوم نہ تھیں - پھر ہر پیغمبر اور نبی معلم ہے - اور ہر مومن بھی معلم اور دوسروں کا استاد ہے - جو انہیں دین اور مذہب سکھاتا ہے - اس لئے استاد کا پیشہ نہائت اہم اور ذمہ وارانہ ہے - ایک اور لحاظ سے بھی اس کا درجہ بہت بلند ہے - کہ ہر کام کرنے والے کا محل عمل یا مسالہ جس پر وہ کام کرتا ہے بعض مادی اشیاء ہوتی ہیں - ایک نجار کا مسالہ لکڑی ہے - ایک لوہار کا لوہا - ایک ڈاکٹر کا محل عمل جسم انسانی - لیکن ایک معلم کا مسالہ اور محل عمل نہ صرف انسان ہیں - بلکہ انسانوں میں سے بھی انسانی جسم کا اعلیٰ حصہ یعنی دماغ اور اس کی روحانی طاقتیں اور استعدادیں اس کا دائرہ عمل ہیں - اس سے پتہ لگتا ہے - کہ ایک معلم کے کام کی نوعیت کتنی اہم اور ذمہ وارانہ ہے۔

معلم کے کام کے اثرات

ان اثرات کے لحاظ سے جو معلم اپنے بعد چھوڑ جاتا ہے - اس کی ذمہ داری بہت اہم ہے - ایک معلم کے کام کا اثر بہت ہوتا ہے - اگر وہ ساری عمر میں ایک سو عمدہ شاگرد پیدا کر دے - تو وہ کتنی صدیوں اور نسلوں تک ایک اعلیٰ رو چلا سکتے ہیں - اگر وہ ایک ہی قابل متعلم پیدا کر دے - تب بھی وہ دنیا میں بہت وسیع کام کر سکتا ہے - اور اس کا حلقہ اثر لاکھوں انسانوں تک پہنچ سکتا ہے۔

تعلیم کے مقاصد

اس کے بعد جناب چودہری صاحب موصوف نے تعلیم کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تعلیم کی اہم غرض یہ ہے - کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا جو جوہر ودیعت کیا ہے معلم اسے ابھارے - اور نمایاں کرے - اسے صیقل کرے - اور اعلیٰ سے اعلیٰ کام لینے کے لئے ہدایت دے اور راہ نمائی کرے - بے شک یہ چیزیں متعلم نے ہی کرنی ہوتی ہیں - مگر بتانا اور مشق کرانا اور حوصلہ افزائی کرنا استاد کا کام ہوتا ہے:

جماعت احمدیہ کے لئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الکشن کا پہلا سال ہے - اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑبڑ ہو رہی ہے - احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر مشکلات ہیں - کیونکہ پارٹی کے طور پر انکو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے - اور نہ زمیندارہ لیگ نے - ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے - مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور چودہری انور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے - اور مسلم لیگ نے عبد الغفور صاحب قمر کو - پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیوں کی مخالفت کر رہی ہے - اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہی ہے - اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں - اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہے ہیں ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کر گئی ہے - پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی حسن سلوک کرتی ہے - تو دوسری جگہ اس کے احسان کے بدلہ کے لئے احمدیوں کو اس کی مدد کرنی پڑتی ہے - اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بناء پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے - اس سے جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے - بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے - تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے - اس سے جسمانی اور دماغی کوفت تو ضرور ہوگی - لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں - کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کر دیں - تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو - اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے اور ہونا چاہیئے - والسلام

خاکسار - مرزا محمود احمد ۲۸-۱-۴۶

علاوہ ازیں انسان میں اللہ تعالیٰ نے مختلف استعدادیں رکھی ہیں۔ اور ہر شخص کی استعداد مختلف درجہ کی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سب طالب علموں کے لئے ایک ہی طریق تعلیم مفید نہیں ہو سکتا۔ سب سے بہتر اور مکمل نظام تعلیم وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں ہر متعلم کے لئے اس کے قوائے ذہنی اور استعداد جسمانی کے مطابق تعلیم ہو۔ لیکن ابھی تک مالی مشکلات کے پیش نظر اس نظام تعلیم کے قائم کرنے کی ہمیں توفیق نہیں ملی۔

جامعہ احمدیہ کا ذہنی نقشہ

اس جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ رات کو سوتے وقت میں تبلیغ کا نقشہ سوچنے لگ جاتا ہوں۔ تو اپنے اندازہ میں اس تعداد کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جاتا ہوں۔ اور اسے میں بہترین مشغلہ سمجھتا ہوں۔ اسی قسم کی عادت مجھے بھی ہے۔ میں بھی اس جامعہ کا نقشہ کھینچا کرتا ہوں۔ جو اگر ہمیں توفیق حاصل ہو۔ تو اسوقت قائم کردیں۔ وگرنہ جب خدا تعالیٰ توفیق دے گا۔ اسے قائم کرینگے۔

وہ میری ذہنی تصویر یہ ہے۔ کہ طلباء کو تعلیم ان کی استعداد کے مطابق دی جائے۔ ابتداء میں تو کچھ کتابی تعلیم ضروری ہے۔ اور بعض اور ابتدائی علوم بھی ضروری ہیں لیکن اس کے بعد طلباء کی رغبت اور رجحان طبع کے مطابق مختلف قسم کی تعلیم دی جائے۔ جو انجنیئرنگ کا شوق رکھتا ہو۔ وہ انجنیئر بنے۔ جو دستکاری سے شغف رکھتا ہو۔ اسے اس قسم کے مواقع بہم پہنچائے جائیں جس کا طب اور جراحی کی طرف میلان ہو۔ اسے طب اور جراح بنایا جائے۔ غرض ہمارے طلباء ہر علم اور ہر فن میں اعلیٰ سے اعلیٰ علم اور قابلیت حاصل کریں۔ اور اس میں انہیں کامل دسترس اور عبور ہو۔

روحانی کاریگر

بے شک اور لوگ بھی یہ چاہتے ہیں۔ کہ جس کا رجحان طب کی طرف ہے۔ اسے اعلیٰ طبیب بنایا جائے جس کا میلان انجنیئرنگ کی طرف ہو۔ اسے اعلیٰ انجنیئر بنایا جائے۔ لیکن ہماری یونیورسٹی کا یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ وہ ان لوگوں کو روحانی ماہر اور روحانی کاریگر بنائے۔ ہمارے ہاں سے جو انجنیئر۔ نجار۔ وکیل طبیب وغیرہ تیار ہو کر نکلیں۔ وہ مومن انجنیئر مومن نجار۔ مومن وکیل اور مومن طبیب ہوں۔ ہماری حالت یہ ہو۔ کہ ہمارا زمیندار ہل بھی چلا رہا۔ اور ساتھ ساتھ وہ فقہ بھی پڑھ رہا ہو ہمارا ایک ڈاکٹر مریض کے علاج کے ساتھ ساتھ اس کا روحانی علاج بھی کر رہا ہو۔ غرض ہمارے تمام طلباء کا مقصد یہ ہو۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنا ہے۔ ان کی یہ استعدادیں اللہ تعالیٰ کی ودیعتیں اور امانتیں ہیں۔ جن کا انہوں نے حق ادا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے۔

اس وقت ہمیں اس قسم کا نظام قائم کرنے کی توفیق نہیں۔ اور ہماری حالت ان بچوں کی سی ہے۔ جن کے پاس کھیلنے کی چیزیں نہیں ہوتیں۔ مگر وہ کسی اور چیز کو فرض کر لیتے ہیں۔ اور فرضی چیزیں اپنے سامنے رکھ کر دل کو خوش کر لیتے ہیں۔ ذرائع کے لحاظ سے ہمارے ہاں ہر شعبے کا یہی حال ہے۔ لیکن ہم نے انہی سامانوں کے ساتھ اپنے فرض کو پورا کرنا ہے۔ پس ہم تہیہ کر لیں کہ باوجود کمی سامان کے ہم نے انہی کمزور ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنی ہے۔

اور صرف یہی مقصد ہر وقت ہمارے پیش نظر ہو۔ اور میں کا قضیہ درمیان سے اٹھ جائے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمارے سینوں کو کھول دے گا۔ اور ہم حقیقی علم حاصل کر لیں گے۔

معلمین کو نصائح

اس کے بعد میں معلمین کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں سب سے مقدم شاگردوں کی استعداد اور استعداد کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ حقیقی تعلیم کے لئے ضروری ہے۔ کہ کلاس میں طلباء کی تعداد اتنی زیادہ نہ ہو۔ کہ استاد ذاتی طور پر ہر طالب علم کو نہ جان سکے۔ یا تربیت میں ان کی استعداد کو معلوم نہ کر سکتا ہو۔ استاد کو شاگرد کی طبیعت اور استعداد کے مطابق سلوک کرنا چاہیئے۔ اور غرض یہ ہونی چاہیئے کہ جو جوہر ہے۔ وہ باہر آجائے۔ باہر سے کبھی کچھ ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ جتنا بھی دماغ کو تیار کیا جائے گا۔ اتنا ہی وہ باہر سے زیادہ باتیں قبول کرے گا۔ تعلیم کی اصل غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان کے اندرونی قوا کو جلا دی جائے۔

ہر وہ مسالہ جس پر کام کیا جاتا ہے۔ اس میں سختی اور مقابلہ ضرور ہوتا ہے۔ لکڑی لوہا وغیرہ سب سختی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر بے جان چیزیں زور اور جبر سے مغلوب ہو جاتی ہیں۔ گو وہاں بھی ایک قسم کی سختی اور جبر کام نہیں دیتا۔ کہیں آگ سے اس سختی کو دور کیا جاتا ہے۔ کہیں پانی سے کہیں تراش کر اسے اپنے مطلب کا بنایا جاتا ہے۔ لیکن معلم کا مسالہ جاندار اور ذی روح چیز ہوتی ہے۔ اور وہ ایک قسم کے سلوک یا سختی کی متحمل نہیں ہوتی۔ پھر شاگرد کی سختی میں اس کی طبیعت کا بھی دخل ہوتا ہے۔ اس مقابلہ اور ضد کو مٹانے کے لئے کبھی شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی زجر کی۔ کہیں وعظ و نصیحت کی۔ کہیں جذبات کو ٹھنڈا کرنے اور کہیں گرمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کہیں حوصلہ افزائی کرنی پڑتی ہے۔ نصیحت بھی کبھی مجلس میں کبھی علیحدگی میں کرنی ہوتی ہے۔ غرض معلم کو اپنے اندر ہر صفت پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خالص درس و تدریس میں یہ ضروری ہے۔ کہ معلم نے جو پڑھانا ہے۔ اور جس دن پڑھانا ہے۔ وہ شیشے کی طرح صاف ہو۔ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو۔ اور جو اس نے پڑھانا ہو۔ نہایت سادگی سے اسے ادا کرے۔ قابل ترین معلم وہ ہے۔ جو مشکل سے مشکل چیز کو آسان سے آسان طریق میں بیان کرے۔

ایک اور نہایت ضروری امر کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ شاگرد میں بشاشت پیدا کی جائے۔ یہ اسے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے باوجود تھکنے نہ دیگی۔ اور اس میں اس قسم کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ کہ شاگرد استاد کو حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد سمجھے۔ معلم کو شاگرد کی طبیعت کا اپنے آپ کو مکمل ذمہ دار سمجھنا چاہیئے۔ محض سبق پڑھا دینا کافی نہیں۔ جب تک کہ دوسرے اعلیٰ اخلاق پیدا نہ کئے جائیں۔ صفائی اور پاکیزگی سے محبت پیدا کرنا بھی استاد کا کام ہے۔ اور اسی قسم کی دوسری خوبیوں کو پیدا کرنے کا ذمہ دار بھی استاد ہی ہے۔

طلباء کو نصائح

اب میں طلباء کو بھی کچھ نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ انہوں نے حاصل کرنا ہے۔ وہ استاد ماں باپ اور سلسلہ پر احسان نہیں۔ بلکہ یہ خود ان کا اپنا کام ہے۔ اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں بھی ہوں۔ اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ناممکن نہ ہو۔ تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وقت پر قادیان پہنچکر اپنا ووٹ دیں۔ جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اسے چاہئے۔ کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو۔ تو اسے اطلاع پہنچا دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ مرزا محمود احمد ۲۵ ... ۱۹۴۶ء

گئے دیئے ہوئے قویٰ اور استعدادوں سے پورا فائدہ اٹھا کر شکریہ ادا کرنا ہے ان قویٰ سے فائدہ اٹھانے کی یہی عمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچوں کی شکل میں کثرت سے ہیرے اور جواہرات دیئے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں مٹی میں ملا دیں۔ اور چاہیں تو تراش کر بہترین اور خوشنما چیزیں بنالیں لیکن ہیرے اور جواہرات کو ان اعلیٰ جوہروں سے نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ جوہر ان جواہرات سے بدرجہا قیمتی ہیں۔ طلباء کی ہر وقت یہ کوشش ہو۔ کہ استاد کے پیچھے پڑ کر تعلیم حاصل کریں۔ استاد کی فرصت سستی اور غفلت سے اپنا ہی نقصان ہوگا۔ ایک زریں اصل جو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور جس سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ ہے کہ اپنے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر رات کو سوتے وقت بھی یہ دیکھو۔ کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا۔ تو اسی وقت اسکو کرنے کی کوشش کرو۔ اس وقت اپنے حقوق کی طرف متوجہ مت ہو۔ کہ میرا فلاں حق مجھے ملنا چاہیئے۔ یہ زمانہ حقوق حاصل کرنے کا نہیں ہے۔ مولانا روم کا ایک مصرع اس موقعہ کے عین مناسب ہے فرماتے ہیں ع

عاشقی جور یار شو عاشق مہر یار نہ

اگر یوں زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کروگے تو کامیابی حاصل کرلوگے۔ استاد کو ہمیشہ اپنا محسن اور مربی سمجھو۔ تعلیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ فیضان حاصل کرنے کی خواہش اور تڑپ نہ ہو۔ استاد سے کبھی رنجیدگی کا اظہار نہ کرو۔ اس طرح وہ فیضان بند ہو جاتا ہے۔ آج کل طلباء میں بیجا حریت کا جو غلط جذبہ ہے۔ وہ انہیں خراب کر رہا ہے۔

طبیعت کو اپنا حاکم نہ بناؤ۔ جو طالب علم یہ کہتا ہے کہ میری طبیعت ہی ایسی ہے وہ نہیں جانتا کہ طبیعت کو اپنا حاکم بنا رہا ہے اور خود کو اس کی غلامی میں دے رہا ہے تعلیم کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس کی حکومت طبیعت پر ہو۔ نہ کہ طبیعت اس کی حاکم ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ طبیعت ایک تیز رو گھوڑے کی طرح ہے۔ اور تم اس پر ایک سوار کی طرح۔ اگر اسے قابو میں رکھنا چاہتے ہو۔ تو اس قسم کے عذرات پیدا نہ ہونے دو اور طبیعت کو ہمیشہ اپنا مطیع رکھو۔

مکرم جناب چوہدری صاحب نے اور بھی بہت سے دلچسپ امور بیان فرمائے۔ ساری تقریر ایسی دلکش تھی۔ کہ سامعین ہمہ تن گوش بنے رہے۔

شکریہ

اس کے بعد جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ ہماری جماعت میں ایسے ایسے افراد موجود ہیں۔ کہ انہیں دینی علوم کے علاوہ دنیاوی معاملات میں بھی اس قدر تجربہ اور برتری حاصل ہے۔ کہ وہ جب کسی دنیوی مسئلہ پر تقریر کرتے ہیں۔ تو ان کی وسعت نظر صرف معلومات عامہ تک ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ محبت الٰہی کا ایک موجزن دریا نظر آتا ہے۔ جناب چوہدری صاحب نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ وہ نہایت قیمتی ہیں ہیرے اور جواہرات صرف مادی چیزیں ہیں۔ مگر یہ چیزیں ان سے بہتر ہیں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ ہم سب اساتذہ و طلباء ان پر عمل کرنے کی کوشش کرینگے۔

آخر پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ ایک انگریزی رسالہ میں شائع ہوا تھا۔ کہ ان ٹرینڈ اساتذہ بعض دفعہ ٹرینڈ اساتذہ سے بہتر ہوتے ہیں۔ مکرم جناب چوہدری صاحب نے اپنے استاد ہونے سے انکار فرمایا ہے۔ اگرچہ وہ قانون کے بعض لیکچر بطور استاد دے چکے ہیں۔ اور آج کی تقریر میں چوہدری صاحب نے اپنے آپ کو بطور شاگرد ہی پیش کیا ہے۔ مگر جس قدر قیمتی اور اہم معلومات انہوں نے آج ہمیں دی ہیں۔ وہ انگریزی رسالہ کے مقولہ کو سچا ثابت کر رہی ہیں۔ یہ معلومات اساتذہ اور طلباء کے علاوہ مستقل تعلیمی ہدایات ہیں۔ جن سے نظارت تعلیم بھی استفادہ کر سکتی ہے۔ اس لئے ہم سب مکرم چوہدری صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اور منتظمین کے بھی جنہوں نے ایسا نادر موقعہ پیدا کیا۔

(رپورٹر الفضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

میں امید کرتا ہوں کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہو سکتا ہے تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کر کے بھی آنے والے چند دنوں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پروپیگنڈا کرینگے۔ اور جب ووٹ کا وقت آئیگا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچکر ان کے حق میں ووٹ دینگے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

نوٹ۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ مختلف مقامات پر از یکم فروری ۱۹۴۶ء تا ۱۲ر فروری ۱۹۴۶ء ہوگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ از ۲ر فروری تا ۷ر فروری ہوگا۔ جس کی تفصیل کے لئے دوسرا نوٹ صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶

۲۰ر فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی۔ اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شر مچایا۔ وہ دنیا جانتی ہے لیکن خدا کے مونہہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں۔ ہمارے پیارے امام ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا۔ وہ نشانات اس کے ذریعہ پورے کئے۔ اور ماموریت سے قبل اس کے افعال اور کردار سے آثار دکھائے اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زبردست نشان۔ احمدیت کی حقانیت واسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

ایک ایک فقرہ اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم وغیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا جائے۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے کرے۔ اور تقاریر کا انتظام کرے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

تمام جماعتوں میں آڈیٹر مقرر کیے جائیں

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کر کے نظارت ہذا سے اس کی منظوری حاصل کر لیں۔ اور ہر مہینے اس سے حسابات کی پڑتال کرا کے نظارت ہذا میں اس کی رپورٹ کیا کریں۔

۔۔۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ جماعتیں اس طرف توجہ کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ اس لئے ایسی جماعتوں کو بطور یاددہانی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی جماعت سے انتخاب کی کارروائی جلد از جلد عمل میں لائیں۔

یہ ہدایت قبل ازیں بھجوائی جا چکی ہے کہ منتخب شدہ شہری آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ لیکن اس پر پورے طور پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ آڈیٹر صاحبان اس طرف خاص توجہ کریں۔

ناظر بیت المال

ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ ہیں نہ کہ حضرت اسحاقؑ

ذبیح ہونے کے لئے اکلوتا اور پلوٹھا ہونا لازمی ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودیوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ اور یہ تینوں قومیں یہ بھی تسلیم کرتی ہیں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کے دو صاحبزادے تھے جن کا نام اسمٰعیل اور اسحاق علیہم السلام تھا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ کا اسم مبارک حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا تھا۔ اور حضرت اسحاقؑ کی والدہ کا حضرت سارہؓ اور یہ بھی ایک متفق علیہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ایک بچے کی قربانی کرنے پر خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق تیار ہوتے تھے۔ اس موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی خدا تعالےٰ کا حکم حرف بحرف پورا فرما کر اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کی۔ اور جس بیٹے کو ذبیح ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی خاص برکات کا وارث ٹھہرا۔ مگر اختلاف اس امر میں ہے۔ کہ موجودہ یہودی اور عیسائی حضرت اسحاقؑ کو ذبیح قرار دیتے ہیں اور مسلمان حضرت اسمٰعیلؑ کو۔ اب ہم کتاب مقدس یعنی بائیبل سے اس امر کا فیصلہ چاہیں گے۔ کہ ذبیح کون ہیں۔ اور چونکہ یہ کتاب یہودیوں اور عیسائیوں پر حجت ہے۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کے حوالوں پر غور فرمائیں گے

اس سوال کو حل کرنے کے لئے یا اس مشکل کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل چار باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر کتنی تھی۔ اس کے متعلق کتاب مقدس میں آیا ہے۔

"جب ابراہام سے ہاجرہ کے اسمٰعیلؑ پیدا ہوا تب ابراہام چھیاسی برس کا تھا۔"

(پیدائش ۱۶/۱۶)

گویا حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش کے وقت ان کے والد بزرگوارؑ کی عمر ۸۶ سال کی تھی۔ اب اُن کے دوسرے بھائی کی پیدائش پر دیکھنا ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کی کیا عمر تھی (۲) اس کے متعلق کتاب مقدس میں لکھا ہے۔

"اور ابراہام نے خدا کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے اضحاق کا ختنہ اس وقت کیا جب وُہ آٹھ دن کا ہوا اور جب اس کا بیٹا اضحاق اس سے پیدا ہوا تو ابراہام سو برس کا تھا۔"

(پیدائش ۲۱/۴-۵)

بات بالکل صاف ہے۔ کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش کے وقت ان کے والد کی عمر ۸۶ سال تھی۔ اور حضرت اسحاقؑ کی پیدائش کے وقت ۱۰۰ سال کی۔ گویا حضرت اسحاقؑ حضرت اسمٰعیلؑ سے چودہ سال بعد پیدا ہوئے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسحاقؑ سے چودہ سال بڑے تھے۔ اور اس چودہ سال کے عرصے میں وُہ اکیلے تھے۔ اور چونکہ وہ پہلے پیدا ہوئے تھے اور جو پہلے پیدا ہوا اسے پلوٹھا کہتے ہیں۔ لہٰذا وُہ پلوٹھے تو ہمیشہ کے لئے ہیں اور پیدا ہونے سے لیکر چودہ برس تک وہ اکلوتے بیٹے بھی کہلاتے کیونکہ اُس عرصہ کے دوران میں حضرت ابراہیمؑ کا ان کے سوا اور کوئی بیٹا نہ تھا۔

(۳) اب یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی میں کوئی اور لمحہ ایسا آیا ہے۔ جبکہ حضرت اسحاقؑ کو اکلوتا ہونے کا موقع ملا ہو۔ یعنی اُن کے بڑے بھائی حضرت اسمٰعیلؑ کا انتقال حضرت ابراہیمؑ کی زندگی میں ہو گیا ہو۔ اس کے متعلق بھی کتاب مقدس فرماتی ہے۔

"ابراہام کی کل عمر جب تک کہ وہ جیتا رہا ایک سو پچھتر ۱۷۵ برس کی ہوئی۔ تب ابراہام نے دم چھوڑ دیا۔ اور خوب بڑھاپے میں نہایت ضعیف اور پوری عمر کا ہو کر وفات پائی اور اپنے لوگوں میں جا ملا اور اس کے بیٹے اضحاق اور اسمٰعیل نے مکفیلہ کے غار میں جو ممرے کے سامنے حتی صُحر کے بیٹے عفرون کے کھیت میں ہے اسے دفن کیا۔"

(پیدائش ۲۵/۷-۸)

اب دیکھ لیجئے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دونو بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ باپ کی وفات پر حاضر تھے۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ کی زندگی میں سوائے حضرت اسمٰعیلؑ کی پیدائش سے لیکر چودہ سال تک کوئی عرصہ بھی ایسا نہیں آیا کہ کوئی بیٹا اکلوتا کہلا سکتا۔

اس ضمن میں کتاب مقدس کے چند اور حوالہ جات بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جو بھی لڑکا قربانی کے واسطے لے جایا گیا۔ وہ بہرحال قربانی کے وقت اکلوتا بیٹا تھا۔

"خداوند فرماتا ہے۔ چونکہ تو نے یہ کام کیا۔ کہ تو اپنے بیٹے کو بھی جو کہ تیرا اکلوتا ہے۔ دریغ نہ رکھا۔"

(پیدائش ۲۲/۱۶)

"اے ابراہام اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ پھر اس نے کہا۔ کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اس سے کچھ کر کیونکہ میں اب جان گیا۔ کہ تو اس سے ڈرتا ہے اس لئے تو نے اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے۔ مجھ سے دریغ نہ کیا۔"

(پیدائش ۲۲/۱۲)

ان حوالوں سے یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہے۔ کہ قربانی والا بیٹا بہرحال قربانی کے وقت اکلوتا تھا۔ مگر حضرت ابراہیمؑ کی زندگی میں حضرت اسحاقؑ پر کوئی وقت ایسا نہیں آیا۔ کہ وہ اکلوتا کہلا سکتے۔ کیونکہ ان کے بڑے بھائی والد کی وفات کے وقت تک زندہ موجود تھے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ کا ذبیح بیٹا قرار دیں۔ جو پلوٹھا تھا۔ اور چودہ سال تک اکلوتا رہا۔

یہودی اور عیسائی جب کوئی راہِ فرار نہیں دیکھتے۔ تو کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لڑکا اور نسل نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ لونڈی کی اولاد سے تھے۔ خوب! مگر سنیئے کتاب مقدس

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں کے واسطے ۲ فروری کے بعد ۴ فروری و ۵ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہے۔ اور عورتوں کے واسطے ۵ فروری و ۶ فروری و ۷ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کے لئے ہیں۔ جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد ووٹروں کو ۳ فروری کی شام تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ اور مستورات کو ۴ فروری کی شام تک۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین تین دن مقرر ہیں اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں پس پولنگ سے ایک دن قبل قادیان پہنچ جانا ضروری ہے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمدؐ ۲۲/۱/۴۶ء

کیا فرماتی ہے:-

(۱) "جب اس کے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا۔ تو وہ تیرہ ۱۳ برس کا تھا۔" (پیدائش ۱۷/۲۵)

اگر حضرت اسماعیلؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے نہیں تھے۔ تو پھر لفظ بیٹا کا کیا مطلب ہے۔ اس سے مراد باپ نہیں ہو سکتا۔ چچا نہیں ہو سکتا۔ ماموں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بیٹا ہی ہے۔

(۲) "ابراہیم اور اس کے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ایک ہی دن ہوا۔" (پیدائش ۱۷/۲۶)

(۳) "ابراہام سے یقیناً ایک بڑی زبردست قوم پیدا ہو گی۔ اور زمین کی سب قومیں اس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جو اس کے پیچھے رہ جائیں گے۔ وصیت کریگا۔"

(پیدائش ۱۸/۱۹-۱۸)

یہاں بیٹوں کا لفظ خاص طور پر قابل غور ہے۔ کیا ایک بیٹے کے واسطے بیٹوں کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یا کوئی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ حضرت اسماعیلؑ کے سوا حضرت اسحاقؑ کا اور بھی کوئی بھائی تھا۔ کتاب مقدس کی رو سے بعض لوگ محرف شدہ حوالے پیش کر کے کہا کرتے ہیں۔ کہ اچھا بیٹا تو حضرت اسماعیلؑ بھی ہیں۔ مگر لکھا ہوا ہے کہ تیری نسل اضحاق سے چلے گی۔ یہ بھی کوئی وجہ حقیقت نہیں۔ کیونکہ کتاب مقدس میں حضرت اسمٰعیل کے متعلق بھی آتا ہے "اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کر دونگا۔ اس لئے کہ وہ تیری نسل ہے" (پیدائش ۲۱/۱۳)

غور فرمایئے۔ حضرت اسمٰعیلؑ نسل بھی ثابت ہو گئے اور بیٹے بھی ثابت ہو گئے تو پھر لا محالہ ذبیح ہونے کا فخر بھی ان کو ہی حاصل ہے۔ ہاں ایک عرض نسل کے متعلق گردانا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ نسل تو اولاد اور اولاد در اولاد کو کہتے ہیں۔ اور اس طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل سے ہیں۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز ابن آدم یا ابن داؤد یا ابن یوسف نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ اسرائیلیوں کا سلسلہ باپ سے چلتا ہے ماں سے نہیں۔ اور جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کا باپ کوئی مرد نہیں تو پھر وہ کس طرح ابن آدم یا ابن داؤد اور ابن یوسف کہلا سکتے ہیں:۔

(خاکسار رحمۃ اللہ شرف واقف زندگی)

مولوی محمد علی صاحب کی کہانی - شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی زبانی

جب میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ اور شیخ عبدالرحمن صاحب مصری قرآن کریم کی تفسیر پڑھایا کرتے تھے تو آپ نے ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء کو سورۃ منافقون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اسے غیر مبایعین پر چسپاں کیا۔ اس وقت آپ کی تفسیر کے میں نے جو نوٹ لئے۔ ان میں ایک ایسی بات لکھی ہوئی ہے۔ جسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ کس طرح آج مصری صاحب اپنے مولوی صاحب کی شان بلند کرنے کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ جنہیں منافق قرار دیا کرتے تھے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے سورۃ منافقون کی آیت وان یقولوا تسمع لقولہم کانھم خشب مسندۃ کی تفسیر میں مدینہ کے منافقین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ غیر مبائعین کا بھی یہاں بڑا اثر و رسوخ تھا۔ اور اس کی مثال میں کہا۔ کہ ایک دفعہ مولوی صاحب نے جماعت کو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بھی تھے۔ چندہ کی تحریک کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اگر نہ دوگے۔ تو میں جوتے مار کر چھین لوں گا۔

پھر اسی سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک خاص وصف جو شیخ صاحب نے یہ بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے درس میں مولوی محمد علی صاحب نے وہ قرآن کریم جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ان کو دیا تھا۔ کسی بات پر غصہ میں آ کر زمین پر دے مارا۔ اور کہا کہ آئندہ میں تیرے درس میں کبھی نہیں آؤنگا۔ اور پھر ساتھ ہی شیخ صاحب نے بتایا۔ کہ واقعی پھر کبھی مولوی محمد علی صاحب آپ کے پاس درس میں نہ آئے

مذکورہ بالا بیان جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء کا ہے۔ جو انہوں نے مدرسہ احمدیہ کی کلاس میں دیا۔ اور اسی دن میں نے اپنی کاپی میں لکھ لیا۔*

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب رشی ملتان خود اور ان کے بچے بیمار ہیں۔ (۲) عبدالرحیم صاحب لاہور کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) کمپنی آئی ای ۱۸۲ انڈین ریلوے سنٹر معرفت اے۔ پی۔ او۔ کے احمدی احباب جماعتی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۴) چوہدری عبدالمجید صاحب آف سٹاف کمپنی آئی۔ ای بیمار ہیں۔ (۵) رحمت اللہ صاحب اور چوہدری عبداللطیف صاحب لاہور بیمار ہیں۔ (۶) بابو نذیر احمد صاحب دہلی معہ بچہ اور اہلیہ صاحبہ محمد یونس صاحب دہلی بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

(۱) خاکسار کے لڑکے اقبال احمد خان ایاز کے ہاں ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گلزار احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچہ کے نیک خادم دین اور صاحب اقبال ہونے کی دعا فرمائیں۔ (گلاب الدین احمدی کلانور) (۲) اللہ تعالیٰ نے ۱۶ جنوری کو مجھے لڑکا عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام عبدالمجید تجویز فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ مولود نیک اور خادم دین ہو۔ (فتح محمد خان قادیان) (۳) ۱۳ صلح ۱۳۲۵ھش کو اللہ تعالیٰ نے میجر اختر حسین صاحب ملک کو ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر کیلئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو خادم دین بننے کی توفیق عطا فرماوے۔ (خاکسار بشیر احمد خان) (۴) میرے لڑکے لفٹیننٹ سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۲ جنوری کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب نومولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرماویں۔ نومولود میرا پوتا اور حضرت سید دلاور شاہ صاحب بخاری رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔ سید غلام حسین ڈسٹرکٹ انسپکٹر بھوپال اس خوشی میں سید صاحب نے ایک غیر احمدی کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہم اللہ (۵) میرے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضور نے نام نصیرہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔ (مبارک احمد انور کارکن بیت المال)

وفات

(۱) میرے بھائی سید اعظم علی صاحب جو کہ پولیس میں ملازم تھے۔ اور مخلص احمدی تھے۔ اب کے جلسہ سے آتے ہی گھر میں درد ہوا۔ اور اچانک ۱۵ جنوری کو ڈیوٹی پر ہی فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ مرحوم نے مرتے وقت اپنی بیوی کو نصیحت کی کہ میرے لڑکے احمدی مذہب پر قائم رہیں احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالواحد امیر جماعت میرٹھ

(۲) ہمشیرہ بی بی صاحبہ بیوہ حافظ محمد حسن صاحب [illegible] بعمر ۶۵ سال ۲۷ جنوری کو فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ جنازہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ (مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ) (۳) میرے عزیز برادر چوہدری برکت علی صاحب تیواری نہر مورخہ ۱۴ جنوری قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اور تمام جائداد حضرت اقدس کے ارشاد پر وقف کر چکے تھے۔ احباب جماعت جنازہ غائب پڑھیں اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔

(حشمت علی تیواری نہر حلقہ بارہ)

نعم البدل

دعا کے لئے سید بہار علی شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلک پور کا اکلوتا بچہ منظور احمد بعمر ۱۲ سال آناً فاناً کپڑوں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے اس دار فانی سے انتقال کر گیا۔ خدا تعالیٰ بچہ کی مغفرت فرمائے اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے مرزا محمد حسین دیہاتی مبلغ قادیان

* گو الفاظ میرے ہیں۔ مگر مفہوم و مضمون ان کا ہے۔ کیا شیخ مصری صاحب جواب الہٰی مولوی محمد علی صاحب موصوف کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ اپنے اس بیان پر روشنی ڈالیں گے؟ (سید احمد علی از کراچی)

وید نہ ابتدائے آفرینش میں اترے
اور
نہ مکمل ہدایت نامہ ہیں

خداتعالیٰ کی ذات ایک ہے۔ وہی ہمیشہ سے ہے۔ اور اس کے صفات بھی ہمیشہ سے ہیں۔ اور ذات وصفات کے لحاظ سے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک عظیم الشان صفت تکلم ہے۔ جس طرح خداتعالیٰ کی دوسری صفات خالق ہونا مالک ہونا وغیرہ ہمیشہ سے ہیں۔ اسی طرح یہ صفت بھی ہمیشہ سے ہے۔ اور کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ کہ خداتعالےٰ میں یہ قدرت موجود نہ ہو۔ آریہ سماجی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ایشور کی ایک صفت کلام کرنا بھی ہے۔ اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ کلام کرتا ہے۔ لیکن حسب ذیل امور میں ان کا ہم سے اختلاف ہے۔

اول ہمیشہ پرے (قیامت) کے بعد جب دنیا بنی۔ تو دنیا کے شروع میں صرف چار وید ہی نازل ہوئے۔

لیکن ہمارے نزدیک کوئی معین کلام ایسا نہیں۔ کہ وہی ہمیشہ نازل ہوا۔

دوئم۔ آریہ کہتے ہیں۔ الہام ہمیشہ شروع دنیا میں ہوتا ہے پھر نہیں۔ چنانچہ پنڈت دیانند جی تحریر فرماتے ہیں:۔

”پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ ادتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔“

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۸ بار دہم)

اس کے برعکس ہمارے نزدیک دوران دنیا میں بھی الہام نازل ہو سکتا ہے۔ اور ہوتا رہا ہے۔

انہی اختلافات کی بناء پر آریہ سماج کی طرف سے جب کبھی الہامی کتاب کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔ خصوصًا وید اور قرآن مجید کا مقابلہ ہوتا ہے۔ تو سب سے بڑے یہ دو معیار پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ (۱) الہامی کتاب ابتدائے آفرینش میں نازل ہونی چاہیئے۔ (۲) الہامی کتاب میں گذشتہ اور آئندہ کی خبریں نہیں ہونی چاہئیں۔ یعنی تاریخ کا اس میں شائبہ تک نہ ہو۔

لیکن تعجب ہے۔ کہ خود وید ان معیاروں پر پورے نہیں اترتے۔ جیسا کہ ذیل کی گذارشات سے ثابت ہے۔

(اول) خداتعالیٰ جب کلام کے ذریعہ اپنے کسی علم کا اظہار کرتا ہے۔ تو وہ سارا علم الٰہی نہیں ہوتا۔ یعنی یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ خداتعالیٰ نے اپنا سب علم ظاہر کر دیا ہے۔ کیا اگنی۔ وایو۔ ادتیہ۔ انگرہ (چار رشی جو تاریخی لحاظ سے بالکل مجہول ہیں) کے بارے میں یہ دعویٰ پیش کیا جاسکتا ہے۔ کہ انہوں نے ایشور کے سارے علم پر احاطہ کر لیا تھا۔ اگر نہیں اور یقینًا نہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ خداتعالیٰ کے کلام کی غرض یہ نہیں ہوتی۔ کہ اپنے سارے علم کا اظہار کرے۔ بلکہ ان معلومات کا ذکر خداتعالےٰ کرنا چاہتا ہے۔ جس کی مخاطب کو ضرورت ہوتی ہے۔ پس اگر مخاطبین کی حالت متبدل ہو جائے۔ تو جس طرح عقلاً ایک صورت یہ ہے۔ کہ معلومات کثیرہ والی کتاب نازل ہونی چاہیئے۔ اسی طرح ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ معلومات قلیلہ کے وقت معلومات قلیلہ ہی اتارے جائیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ ابھی اس قسم کی استعداد کے لوگ نہ ہوں۔ جو معلومات کثیرہ کو سمجھ سکیں۔ جو کہ خداتعالےٰ کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔

اس اصل کے ماتحت آریہ سماج کا یہ بے بنیاد دعویٰ ٹوٹ جاتا ہے۔ کہ دنیا میں مختلف الہامی کتابیں ایک دوسرے کی ناسخ نہیں آنی چاہئیں۔

(دوئم) آریہ سماجی خود کلام الٰہی کی چار قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک مستقل کتاب جو کلام الٰہی کا کل یقینًا نہیں۔ اگنی پر نازل ہوئی۔ دوسری کتاب وایو پر۔ تیسری ادتیہ پر۔ چوتھی انگرا پر۔ جب آریہ سماجیوں کے نزدیک کلام اللہ کے الگ الگ حصے الگ الگ شخصوں پر نازل ہوسکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ کلام اللہ کے الگ الگ حصے الگ الگ زمانوں میں نازل نہ ہوں۔

(سوئم) آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ابتداء میں اپنے علم کا اظہار کرتا ہے اور پھر خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ جو فعل اپنے صدور کے لحاظ سے محض ایک دفعہ ہو۔ اس پر یقین کرنے میں اور جو کئی دفعہ واقع ہو۔ اس پر یقین رکھنے میں بہت بڑا فرق ہے مثلاً بارش اگر صرف حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ہوتی۔ اور اس کی وجہ سے طوفان آتا۔ لیکن بعد میں کبھی بارش نہ ہوتی۔ تو بعد میں ہزاروں لوگ طوفان نوحؑ سے انکار کر دیتے۔ اور کہتے۔ کہ بارش تو کوئی چیز ہی نہیں۔ لیکن اب کوئی منکر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ہر زمانہ میں بارش ہوتی رہتی ہے۔ ایسا ہی الہام الٰہی اگر ابتدائے دنیا میں نازل ہو جائے۔ اور پھر کبھی نازل نہ ہو۔ تو اس پر اول تو لوگ ایمان ہی نہیں لائینگے۔ اور اگر ایمان ہوگا۔ تو بہت کمزور ہوگا۔ اس کے برعکس مختلف قوموں اور مختلف زمانوں میں الہام الٰہی کے نزول سے جو ایمان ہوگا۔ وہ یقینًا قوی اور مضبوط ہوگا۔

(چہارم) ابتداء میں نسل انسانی کس طرح پیدا ہوئی۔ اور کیا اس وقت کوئی خداتعالیٰ کا کلام نازل ہوا۔ اس کے متعلق حسب ذیل امور ذہن میں آسکتے ہیں:۔

اول۔ ہر ملک میں نسل انسان پیدا ہوئی۔

دوئم۔ نسل انسان کی ابتدا ایک ملک میں ہوئی اور پھر اسی ملک تک لوگ محدود رہے۔ ادھر ادھر نہیں گئے۔

سوئم۔ نسل انسان کی ابتدا ایک ملک میں ہوئی۔ مگر بعد میں وہ سارے ملکوں میں پھیل گئی۔

اول الذکر دونوں صورتیں آریوں کو مسلم نہیں ہیں۔ بلکہ تیسری صورت آریوں کو مسلم ہے۔ چنانچہ پنڈت دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں یہی سوال اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سوال۔ انسانوں کی پیدائش کس مقام پر ہوئی۔

جواب۔ تری اشٹپ جسکو تبت کہتے ہیں۔

سوال۔ شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت

جواب۔ انسان کی ایک ذات بعد ازاں رگوید کا قول ہے۔ کہ شریفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو پڑ جانے سے آریہ اور دسیو نام ہو گئے۔

سوال۔ پھر وے یہاں کیسے آئے۔

جواب۔ آریہ اور دسیوں یعنی عالموں اور جاہلوں کے درمیان لڑائی بکھیڑا ہوتا رہتا۔ جب بہت فساد ہونے لگا۔ تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعہ زمین کو سب سے عمدہ جان یہاں آئے۔ اسی وجہ سے اس کا نام آریہ ورت ہوا۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۷ بار دہم)

اس حوالہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ نسل انسان کی ابتدا آریوں کے نزدیک ایک ملک میں ہوئی۔ اور وہاں سے پھر آریہ اور دسیو (جاہل) آپس میں لڑائی جھگڑے کی وجہ سے ادھر ادھر پھیل گئے۔

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ وید عالم کے ابتداء میں اترے۔ یا بعد سو معمولی عقل والا انسان بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ وید ابتدائے عالم میں نہیں اترے۔ کیونکہ اگر یہ ابتدا میں نازل ہوتے۔ تو ساری دنیا میں ان کے نسخے ملتے۔ کیونکہ پنڈت دیانند جی کے قول کے مطابق نسل انسان ایک جگہ پیدا ہوئی۔ اور ساری دنیا میں ایک ملک سے پھیلی۔ اور آریہ مسلمات کی رو سے پیدا ہوتے ہی وید ان کو مل گئے۔ یہ میں اپنے پاس سے نہیں کہتا۔ بلکہ پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں۔

سوال۔ ویدوں کا اظہار کب اور کیسے کیا گیا۔

جواب۔ پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی وایو ادتیہ انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔

(پہلے پہل کے الفاظ قابل غور ہیں)

(ستیارتھ صفحہ ۳۰۸ بار دہم)

پس دریں صورت ضروری تھا۔ کہ کم و بیش ہر ملک میں وید کے نسخے ملتے۔ یا کم سے کم ایک نسخہ یا ایک منتر ہی بھارت ورش (ہندوستان) کے باہر کسی اور ملک میں ملتا۔ لیکن بغیر کسی استثناء کے یہ بات کہی جاسکتی ہے۔ کہ وید سوائے ہندوستان کے کہیں نہیں پایا گیا۔ حال میں چند مغربی لوگوں نے آکر وید کو پڑھا۔ اور دیکھا۔ اور جرمنی سے اسے شائع کیا۔ (اور جو کچھ ویدوں کے بارے میں ان کی رائے ہے۔ وہ بھی پڑھنے کے لائق ہے جو آئندہ کسی وقت پیش کی جائے گی) ورنہ اس سے قبل کسی علاقہ میں وید کا نام و نشان نہیں ملتا۔ پس اگر ہم پنڈت دیانند جی کی یہ بات تسلیم کریں۔ کہ نسل انسانی تبت میں شروع ہوئی تھی۔ تو وید وہاں ہرگز ہرگز نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ

یہ کتاب اس وقت نازل ہوئی ہو جبکہ تبت سے انسان نکل کر مختلف ملکوں میں آباد ہوگئے۔ اور جو حصۂ نسل انسانی کا ہندوستان میں آیا۔ جس کو پنڈت جی نے آریہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اسی حصے پر یہ کتاب نازل ہوئی کیونکہ یہ کتاب صرف اور صرف ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ اور یہی بات اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وید ابتدائے آفرینش میں نازل نہیں ہوئے بلکہ بعد میں نازل ہوئے۔

پنجم۔ آریہ سماجی ویدوں کے ابتداء میں نازل ہونے کو ان کے کامل ہونے کے لئے بطور دلیل پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ امر چہارم میں ثابت کیا گیا ہے۔ وید ابتدائے دنیا میں نازل نہیں ہوئے اور وید جہاں ابتدائے دنیا میں نازل نہیں ہوئے وہاں کامل بھی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عقلاً اس دنیا پر تین دور گذر چکے ہیں۔

پہلا دور۔ دور اجتماعی۔ یعنی وہ وقت جبکہ ابتدائے عالم میں نسل انسانی صرف اور صرف ایک مقام پر (آریوں کے نزدیک مقام تبت) محدود تھی۔

دوسرا دور۔ دور تفرق ہے۔ وہ وقت جبکہ نسل انسانی دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیل گئی۔ اور ان کا آپس میں کوئی تعلق نہ رہا۔

تیسرا دور پھر اجتماعی ہے۔ یعنی وہ زمانہ جبکہ ریل۔ تار۔ ٹیلیفون۔ ہوائی جہاز۔ اور بحری جہازوں کے ذریعہ دنیا ایک ملک کے حکم میں ہوگئی۔ ان تین دوروں میں سے وید کس دور میں نازل ہوئے۔

دور اول میں وید نازل نہیں ہوئے۔ جیسا کہ ہم نے امر چہارم میں بالتفصیل ذکر کیا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو دور تفرق میں وید کہیں نہ کہیں ضرور ملتے۔

اور نہ ہی وید تیسرے دور یعنی دور اجتماع میں نازل ہوئے۔ کیونکہ نہ آریہ سماج کا یہ مذہب ہے اور نہ ہی یہ بات مشاہدے میں آئی ہے۔ کیونکہ وید کئی ہزار سال سے بلکہ آریوں کے مسلمات کی رو سے کئی کروڑ برس سے پایا جاتا ہے۔ اور یہ عرصہ تفرق کے دور میں شمار ہوتا ہے۔

پس وید نہ تو ابتدائی دنیا کی کتاب ہے کیونکہ پہلے دور اجتماع میں نازل نہیں ہوئی۔ اور نہ وید کامل کتاب ہے۔ کیونکہ دور اجتماع میں بھی نازل نہیں ہوئی بلکہ دور تفرق میں ایک خاص ملک میں اتری۔ خاکسار بشیر احمد

گیارھویں سال کی رقم پر مزید اضافہ فرمایا ہے۔ پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسوہ حسنہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ سلسلہ کی اہم ضروریات کے پیش نظر آپ بھی اپنے گیارھویں سال میں نویں سال پر دی ہوئی رقم کو دسویں سال کے برابر دیکھ کمی کا ازالہ کریں۔ اور پھر بارھویں سال کا وعدہ گیارھویں سال کی رقم دسویں سال سے بڑھا کر پیش فرماویں۔

بارھویں سال کے وعدے کے متعلق احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بھی یاد رکھنا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے وہ رضاء الٰہی حاصل کریں فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کے راستے کھل رہے ہیں۔ صرف ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنے قدم کو تیز تر کر دیں۔ اور ہر قسم کی قربانیوں میں خوشی سے حصہ لیں۔ پس میں آج تحریک جدید کے بارھویں سال کا اعلان کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے رحم سے استمداد کرتے اور اس کے حضور دعا کرتے ہوئے جماعت کے مخلصین سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اخلاص کا اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے بارھویں سال میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدے لکھوائیں"

پس آپ بھی بارھویں سال کا وعدہ اپنی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر کرکے اپنی ایمانی قوت کا ثبوت دیں۔

اگر آپ تحریک جدید کے جہاد میں اب تک شامل ہی نہیں ہوئے۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے آپ کو توفیق بخشی ہو کہ مالی قربانی میں حصہ لیں۔ تو آپ تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہو جائیں اس میں شامل ہونے کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ اول تو آپ اپنی ایک ماہ کی آمد دیں۔ (۲) لیکن اگر حالات مجبور کرتے ہوں تو آپ اپنی ایک ماہ کی آمد کا تین چوتھائی (¾) دیں (۳) اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو آپ اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیں۔ مثلاً آپ کی ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہے (۱) تو سالم رقم ایک صد دے سکتے ہیں۔ (۲) ورنہ ایک سو روپیہ کا ¾ حصہ یعنی -/۷۵ دے کر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ (۳) لیکن اگر یہ بھی نہ دے سکیں۔ تو آپ ایک سو روپیہ کا نصف یعنی پچاس روپے دے سکتے ہیں۔ پس ایک صد روپیہ ماہوار آمد والا کم از کم پچاس روپے دے سکتا ہے۔ اس سے کم نہیں لیا جاتا۔

پس آپ دفتر اول کے بارھویں سال میں یا دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہو کر اللہ

کون احمدی ہے جو مال تو کیا جان بھی دینے کیلئے تیار نہیں

ایم ایم سالم اکبر صاحب بنگال سے لکھتے ہیں۔ میرا دسویں سال کا وعدہ -/۱۶۰ تھا۔ اور گیارھویں سال -/۶/۱۶۸ اگرچہ میری آمدنی محدود ہے۔ جو صرف ایک صد روپیہ ماہوار پنشن ہے۔ اسی میں تمام چندے یعنی وصیت جلسہ سالانہ وغیرہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ موجودہ گرانی کی وجہ سے اگرچہ مقروض ہوں۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات پڑھ کر کون سا احمدی ہوگا۔ جو مال تو کیا جان بھی حضور کے قدموں پر نثار کر دینے کے لئے تیار نہ ہو۔ میں نے پختہ عہد کر لیا ہے۔ کہ جس طرح اس سال تک ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ دیتا رہا ہوں۔ اسی طرح آئندہ بھی جب تک زندہ رہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ دیتا چلا جاؤنگا۔ مگر حضور سے دعا کی مدد کا محتاج ہوں۔

احباب جماعت کے ہر فرد سے اسلام اور احمدیت کی ضروریات شدید تقاضا کر رہی ہیں کہ تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنی ذاتی ضروریات کو قربان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی راہ میں نمایاں اور غیر معمولی قربانی پیش کرے۔ کیونکہ یہ زمانہ قربانیوں اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے حصول کا ہے۔ پس گو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے گیارھویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے نویں سال کے برابر دینے کی اجازت فرمائی۔ اور اس کے مطابق پہلے حضور نے اپنے نویں سال کے عطیہ سے دو چند کے برابر پانچہزار کا عطیہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ مگر گیارھویں سال کے وعدوں کی میعاد ختم ہونے سے پہلے جب حضور نے محسوس فرمایا کہ اخراجات اندازہ سے بہت بڑھ رہے ہیں۔ تو حضور نے اپنا پانچ ہزار کا عطیہ دس ہزار ایک میں تبدیل فرما دیا۔ جو دسویں سال سے بھی اضافہ کے ساتھ ہے

اور اب بارھویں سال میں بھی اسی

ہمارے کام کی ایک ایک شق ایسی ہے کہ اسکو سرانجام دینے کیلئے صدیوں تک جدوجہد کی ضرورت ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "غرض ایک نہایت ہی عظیم الشان کام ہمارے سامنے ہے۔ اتنا عظیم الشان کہ جس کی اہمیت کا اندازہ لگانا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اس کام کی ایک ایک شق ایسی ہے۔ کہ اسکو سرانجام دینے کے لئے صدیوں تک جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ایک چیز پردہ ہی ہے۔ کیا کوئی انسانی عقل تسلیم کرسکتی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عورتیں کسی وقت گھروں میں بیٹھ جائیں گی۔ اور اپنے چہروں پر نقاب ڈال لینگی۔ اگر ہم اسی کام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ جو ہمارے سارے کام کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ تو اسی کے لئے صدیوں جدوجہد کی ضرورت ہے۔ پھر اگر ہم سود کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تو کیا کوئی عقل یہ تسلیم کرسکتی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ اور ایشیا سے ہم اسے مٹا سکتے ہیں۔ غرض ایک ایک اسلامی بات ایسی ہے۔ کہ دنیا سے اس کا منوانا انسانی عقل کے لحاظ سے ناممکن اور بالکل ناممکن ہے۔ اگر کوئی خدا تعالےٰ کے وعدوں کو نظر انداز کرکے اس بات کے لئے ووٹ لے۔ کہ کیا سود دنیا سے مٹ جائیگا۔ کیا تمام دنیا کی عورتوں میں پردہ رائج ہو جائیگا۔ تو سب سے پہلے اس کے خلاف ووٹ دینے والا میں ہونگا۔ خدا تعالےٰ ہی یہ تغیر لاسکتا ہے۔ مگر یہ کام اس نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ ...... کیا ہمارے ہاتھ اور زبانیں اس کوشش اور عمل میں لگی ہوئی ہیں۔ جو اس کام کے لئے ضروری ہے؟"

یہی سوال ہے۔ جس کا جواب ہمیں اپنے دل سے مانگنا چاہیئے۔ شریعت اسلام کے احکام دنیا میں تبھی رائج ہو سکتے ہیں۔ جب ہم دنیا میں رہنے والے ہر فرد کو مخلص احمدی بنالیں۔ لیکن موجودہ رفتار بیعت سے تو یہی نظر آتا ہے۔ کہ ابھی ہم نے اپنے ہموطن بھائیوں کو بھی صداقت پر قائم کرنے کی کوشش شروع نہیں کی۔ ۱۹۴۵ء میں ہندوستان بھر میں صرف ۲۷۲۳ افراد احمدی ہوئے۔ ان میں سے بھی ۸۹۱ افراد ایسے ہیں۔ جنہوں نے مرکزی مبلغین کی کوششوں سے بیعت کی اور صرف ۱۸۳۲ افراد باقی جماعتوں اور احمدی افراد کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ متعلقہ نقشہ درج ذیل ہے۔ اپنے ماحول میں رفتار بیعت کو بڑھایئے۔ تا جلد شریعت اسلام دنیا میں رائج ہو۔

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

نقشہ بیعت اندرون ہند بلحاظ ذرائع بیعت برائے سال ۱۹۴۵ء

ذرائع بیعت	جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء	جنوری ۱۹۴۵ء	فروری ۱۹۴۵ء	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	میزان
افراد جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند	۳۷۸	۱۱۷	۱۵۳	۲۰۳	۱۶۲	۹۷	۱۰۰	۱۲۷	۱۳۸	۹۰	۶۲	۱۲۶	۷۹	۱۸۳۲
مقامی تبلیغ	-	۲۶	۴۲	۲۴	۳	۳۴	۳۸	۱۵	۲۸	۱۶	-	۹	۸	۲۴۳
دیہاتی مبلغین	-	-	۳۰	۲۳	۲۲	۲۴	۱۷	۴۴	۱۸	۲۵	۱۴	۳۶	۶۸	۳۲۱
دیگر مبلغین نظارت دعوت وتبلیغ	-	۶	۴۰	۴۴	۴۷	۳۰	۷۱	۱۷	۱۳	۲۳	۷	۲۶	۳	۳۲۷
میزان	۳۷۸	۱۴۹	۲۶۵	۲۹۴	۲۳۴	۱۸۵	۲۲۶	۲۰۳	۱۹۷	۱۵۴	۸۳	۱۹۷	۱۵۸	۲۷۲۳

پتہ مطلوب ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب عربیک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول مدرپڑ ضلع انبالہ میں ملازم تھے۔ اس سکول کے کالج میں تبدیل ہو جانے کی وجہ سے کہیں تبدیل ہو کر چلے گئے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ کسی دوست کو انکے موجودہ پتے کا علم ہو۔ تو اس سے اطلاع فرما کر ممنون فرماویں۔ اور اگر مولوی صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھ لیں۔ تو اپنے موجودہ پتے کی اطلاع نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال

سرمہ جواہر والا

یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے واسطے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ بادجود قیمتی اجزاء سے تیار ہونے کے قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ جس سے خلق خدا کو فائدہ پہنچانا مدنظر ہے ایک بار آپ خود منگا کر استعمال کریں۔ فائدہ ہونے پر اپنے دوست احباب سے ذکر کریں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ قیمت ۳ ماشہ عہ

حکیم عبدالرحیم دہلوی محلہ دارالفضل قادیان

اعلان نکاح

عزیزہ مسعودہ اختر صاحبہ بنت جناب چوہدری محمد مددعلی صاحب انسپکٹر ریلوے ورکس دہلی کا نکاح۔ خواجہ مبارک احمد صاحب بی اے کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولوی سید سرورشاہ صاحب نے ۲۵/۱۲/۴۵ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔

خاکسار ملک رسول بخش اوورسیئر پنشنر حال محتسب امور عامہ قادیان۔

راحت رسال

ایک خاندانی طبیب کا خاص الخاص صدری نسخہ جو سال ہا سال سے ہزاروں لوگوں کے زیر استعمال ہے۔ یہ گولیاں اعصاب دماغ اور جملہ اعضائے رئیسہ کو بیحد طاقت دیتی ہیں۔ خالص خون بکثرت پیدا کرتی ہیں قبض کشا ہیں انکے استعمال سے معدہ مضبوط ہو کر بھوک خوب لگتی ہے اعصاب کیلئے اس سے زیادہ مفید چیز آپ کو مشکل سے ملے گی۔ فالج اور لقوہ تک میں اس کے حیرت انگیز فوائد کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ قیمت چالیس گولی صرف دو روپے

ملنے کا پتہ۔ سیف برادرز قادیان

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا آفتاب احمد جو کہ بعارضہ صرع وغیرہ بیمار ہے۔ ۱۸ جنوری کو بیماری کے زیر اثر گھر سے نکل گیا ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر ۱۷ سال رنگت زردی مائل سفید گرنے کی وجہ سے پیشانی پر ۲-۳ چوٹوں کے صحت شدہ نشانات ناک قدرے اونچا آنکھیں موٹی۔ گول چہرہ۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی۔ انگریزی فیشن کے چھوٹے چھوٹے بال قد ۵ فٹ ۵ انچ گلے میں قمیص برنگ نیم سلیٹی۔ سویٹر برنگ فروزی کاسنی کوٹ لہریا۔ سیاہ اور سفید باریک دھاریوں والا کھلا پاجامہ لٹھے کا پہنے ہوئے تھا۔ پاؤں میں باٹا کے کٹوس کے سلیپر۔ دایاں بازو مونڈھا اتر جانے کی وجہ سے اپریشن کرانے کے باعث پورا کام نہیں کر سکتا۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچانے والے کو علاوہ کرایہ کے مبلغ ۲۵ روپیہ بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔ سمبڑیال ڈسکہ اور ضلع سیالکوٹ کے دوست خاص خیال رکھیں اور حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

خواجہ عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار محلہ ساتو گوجر (شہر سیالکوٹ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (منیجر)

سلطان المحبوب

مقوی اعضائے رئیسہ مقوی اعصاب صحت اور طاقت کا محافظ۔

یکصد گولی -/۱۶

بیت العلاج قادیان

قرص جواہر یکصد -/۲

آرام تیل دردوں اور چوٹ کیلئے

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہو گا۔

قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم باتصویر	۰-۴-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہاں میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج مع ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۰-۱-۰
	۵-۰-۰

جملہ پانچ روپیہ کا سٹ مع ڈاک خرچ چار روپیہ میں پہنچا دیا جائے گا۔

۲-۸-۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دہلی یکم فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں غذائی حالت پر آج پھر بحث ہوئی۔ جس میں آٹھ ممبروں نے حصہ لیا۔ ابھی اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہوا تھا۔ کہ التوائے حلب کی بعض تحریکوں کی وجہ سے بحث ختم کرنی پڑی۔ حکومت ہند کے محکمہ زراعت کے افسر نے آج کی تقریر میں بتایا۔ کہ پیداوار کو بڑھانے کے لئے زمینداروں کو مختلف ذرائع سے ۹ کروڑ روپیہ کی امداد بہم پہنچائی گئی ہے۔ کل پھر اس معاملہ کو زیر بحث لایا جائیگا۔

مسٹر آہنگر نے مفتوح ممالک سے تاوان جنگ وصول کرنے کے متعلق تحریک پیش کی۔ جس پر بہت تھوڑی دیر بحث ہوئی۔ کامرس ممبر سر عزیز الحق نے کہا۔ کہ پیرس کی میٹنگ کے ایک فیصلہ کے مطابق ہندوستان جرمنی سے دو فیصدی تاوان جنگ وصول کرنے کا حقدار ہے۔ اور جاپان کے تاوان کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ تحریک بغیر رائے شماری گر گئی۔

دہلی یکم فروری۔ پارلیمانی وفد کے دو ممبر آج تیسرے پہر لکھنؤ سے یہاں پہنچے۔ آج صبح وفد کے ممبروں نے لکھنؤ میں سر تیج بہادر سپرو سے ملاقات کی۔ صاحب موصوف نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ممبران وفد نہایت نیک نیتی سے حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور لیڈروں سے مل کر ان کے حقیقی جذبات اور خیالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دہلی یکم فروری۔ ہندوستان سے روئی کے تاجروں کا ایک وفد عنقریب چین جانے والا ہے۔ جو یہ دیکھے گا کہ چین میں ہندوستان کی کس قدر روئی اور تمباکو کھپ سکتا ہے۔ جنگ سے پہلے ہندوستان کی کل روئی کا پچیس فی صدی اور سارا تمباکو وہاں جایا کرتا تھا۔

الہ آباد یکم فروری۔ مسز آصف علی ارونا آج یہاں پہنچ گئیں۔ اور آج ہی دہلی چلی جائیںگی۔

لکھنؤ یکم فروری۔ سی۔ پی میں آج تین ہریجن امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

پشاور یکم فروری۔ سرحد کے ۹ حلقوں میں آج پولنگ شروع ہو گیا ہے۔ مختلف پارٹیوں کے پچیس امیدوار ان حلقوں میں انتخاب لڑیں گے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم فروری۔ بہت جلد حکومت برطانیہ ہندوستان کے بارے میں ایک اہم اعلان کرنے والی ہے۔ خیال ہے کہ یہ اعلان اس وقت ہوگا۔ جب پارلیمانی وفد واپس پہنچکر مسٹر ایٹلی اور دیگر وزراء سے ملاقات کرلے گا۔

بغداد یکم فروری۔ عراق کی کیبنٹ آج مستعفی ہوگئی اور وزیر اعظم نے بیان دینے سے انکار کر دیا۔

بیت المقدس ۳۱ر جنوری۔ ہائی کمشنر فلسطین نے فلسطین عرب ہائی کمیٹی کو اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے امریکی برطانی تحقیقاتی کمشن کا کام ختم ہونے سے پہلے فلسطین میں پندرہ سو یہود کے ماہوار داخلہ کی اجازت دے دی ہے۔

کراچی ۳۱ر جنوری۔ ساؤتھ افریقہ یونین کے ہائی کمشنر فار انڈیا مسٹر ڈیش مع کراچی سے عازم ڈربن ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ جارج ہال وزیر نوآبادیات نے دارالعوام میں بتایا۔ کہ نئی تنظیم کے ماتحت ملایا اور سنگاپور کا گورنر جنرل مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم کے فرزند مسٹر میلکم میکڈانلڈ کو منتخب کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ حکومت یونان نے اقوام متحدہ کی اسمبلی کے نمائندے اور وزیر خارجہ یونان مسٹر سوفیش اوپولس کو موقوف کر دیا ہے۔

سنگاپور ۳۰ر جنوری۔ ملایا میں کمیونسٹ پارٹی کے زیر اہتمام جو عام ہڑتال جاری ہے۔ وہ آج کاؤلا کمپور اور پینانگ تک پھیل چکی ہے۔ ہڑتالیوں نے آج تھانہ پر حملہ کیا۔ انہیں پیچھے ہٹانے کے لئے پولیس کو دو مرتبہ گولی چلانی پڑی۔

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ نئے ایرانی وزیر اعظم نے مسٹر ایٹلی کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں اس یقین کا اظہار کیا ہے۔ کہ برطانی قوم اور برطانی وزیر اعظم ایرانیوں کی جائز آرزوؤں کی تکمیل میں ان کی پوری پوری امداد کریں گے۔

دہلی یکم فروری۔ ہندوستانی فوجیوں کی امداد اور فائدے کے لئے جنگ کی تعمیر جدید کے فنڈ میں ۹ کروڑ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

بغداد یکم فروری۔ بغداد سے حیفا تک ایک سڑک بنائی گئی ہے۔ جو ریگستانوں اور آتش فشاں پہاڑوں میں سے گزرتی ہے۔

چنگکنگ یکم فروری۔ پیکن (چین) کے قریب ایک قدیم انسانی ڈھانچہ دریافت کیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اب تک جو قدیم انسانی ڈھانچے دریافت ہوئے ہیں۔ ان سب سے پرانا ہے۔

واشنگٹن ۳۱ر جنوری۔ ولایات متحدہ امریکہ کے طول و عرض میں کارخانہ ہائے فولاد اور جنرل موٹرز کے کاریگروں نے جو عام ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کے ختم ہو جانے کی توقع آج منقطع ہو گئی ہے۔

نورمبرگ ۳۰ر جنوری۔ ہرہٹلر کے نائب ہرہیس نے بین الاقوامی عدالت سے درخواست کی تھی۔ کہ مجھے اپنے مقدمہ میں وکیل صفائی کے فرائض خود سر انجام دینے کی اجازت دی جائے۔ اس درخواست کو اس بناء پر مسترد کر دیا گیا۔ کہ اس کا اپنا مفاد اس کی منظوری کی اجازت نہیں دیتا۔

یروشلم ۳۰ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عراقی پٹرولیم کمپنی کرکوک سے لیکر طرابلس شام تک ایک نئی پائپ لائن بنائے گی۔ اس پائپ لائن کے ذریعہ سے چالیس لاکھ ٹن تیل باہر جا سکے گا۔

لاہور یکم فروری۔ لائل پور۔ امرت سر اور راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے اپنے اپنے اضلاع میں پنجاب اسمبلی کے پولنگ کے عرصہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

لاہور ۳۱ر جنوری۔ پنجاب کی خفیہ پولیس نے ایک ہزار اور دس ہزار اور پانچ سو روپے کے نوٹ کیش کرانے والوں کی پڑتال شروع کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس کے پاس اطلاعات پہنچی ہیں۔ کہ بنکوں کے منیجروں اور دلالوں نے بھاری رقوم کے نوٹ چپڑاسیوں۔ اردلیوں سائیکل مرمت کرنے والوں اور دیگر معمولی حیثیت کے آدمیوں کی وساطت سے کیش کرائے۔ پولیس ان فارموں کی پڑتال کر رہی ہے۔ اور مشتبہ اشخاص کے نام اور پتے حاصل کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن [illegible] اتحادی اقوام کی سیکورٹی کونسل نے کل رات اتفاق رائے سے فیصلہ کر دیا۔ کہ شمالی ایران میں مبینہ روسی مداخلت کے جھگڑے کا تصفیہ دونوں ممالک میں باہمی بات چیت پر چھوڑ دیا جائے۔

واشنگٹن ۳۰ر جنوری۔ امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ نے آج نمائندہ اخبارات کو بتایا۔ کہ یالٹا کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ روس جزائر کورائلز پر قبضہ کرے گا۔ اگر اس فیصلہ کو خفیہ نہ رکھا جاتا۔ تو جاپان کو اس وقت پتہ لگ جاتا۔ کہ روس بحرالکاہل کی لڑائی میں شامل ہونے اور جاپان پر حملہ کرنے والا ہے۔

لاہور ۳۱ر جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انبالہ کے ایک وارنٹ کی بناء پر سورگباشی سردار بھگت سنگھ کی ہمشیرہ بی بی امرکور کو ایک تقریر کے سلسلہ میں ان کے گاؤں چک ۲۰۶ سیال والا ضلع لائل پور سے گرفتار کر لیا گیا۔ اب انبالہ لے جایا جا رہا ہے۔ جہاں ان کے خلاف مقدمہ چلے گا۔

لاہور ۳۱ر جنوری۔ سونا ۔۔۔ ۹۰ روپے۔ چاندی ۔۔ ۱۴۸ روپے پونڈ ۔۔ ۶۶

امرت سر ۳۱ر جنوری۔ سونا ۔۔ ۹۳ روپے۔ چاندی ۔۔ ۱۴۸ روپے۔ پونڈ ۔۔ ۶۶ روپے۔

دہلی ۳۱ر جنوری۔ آج مرکزی اسمبلی میں کانگرسی ممبر مسٹر آہنگر کی ایک تحریک التوا منظور ہو گئی۔ جس میں حکومت ہند کی مذمت کی گئی تھی۔ اس تحریک التوا میں کہا گیا تھا۔ کہ اگرچہ حکومت اعلان کر چکی ہے۔ کہ وہ حکومت کا نظم و نسق جلد سے جلد عوام کو منتقل کر دیگی۔ لیکن اس کے باوجود انڈین سول سروس اور انڈین پولیس سروس میں یورپین افروں کو مستقل طور پر بھرتی کیا جا رہا ہے۔

امیدواران پنجاب اسمبلی کے متعلق ضروری اعلان

قادیان یکم فروری۔ امیدواران پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے متعلق مزید آمدہ اطلاع اور جماعتی فیصلہ کا ذیل میں اعلان کیا جاتا ہے:۔

نمبر شمار	نام حلقہ	نام امیدوار	نام پارٹی
۱	تحصیل اوکاڑہ	میاں عبدالحق صاحب	مسلم لیگ

(ناظر امور عامہ)